سوال

(98) سکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

٦ اپریل کے پرچہ اہل حدیث میں پوچھا گیا کہ موجودہ زمانہ کے سکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب دیا گیا ہے کہ طلباء غریب مسکین ہو تو جائز ہے، سمجھ میں نہیں آیا۔ اس لیے کہ مصارف بیت المال سے سکول اور کالج خارج ہیں، دیگر یہ کہ جن مدارس عربیہ میں خالص قرآن وحدیث ہی کی تعلیم ہوتی ہو ایسے مدارس عربیہ کو کھینچ تان کر فی سبیل اللہ میں داخل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، مگر سرکاری اسکول اور کالج میں ماسوائے قرآن وحدیث کے تعلیم ہوتی ہے، وہاں اس مد سے امداد کرنے کا جواز بالکل فہم ناقص سے بالاتر ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سکول کی امداد اور چیز ہے، اور غریب طالب علم کی امداد اور ہے، ہمارے فتویٰ میں کا تعلق غریب طالب علموں کی ضروریات سے ہے، ان کو مدد دینا اس آیت کے ذیل میں آسکتا ہے : {إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الآية} باقی رہا ان کا تعلیم حاصل کر کے دنیاوی مشاغل میں لگ جانا اور اعمال شرعیہ سے الگ ہو جانا اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں عربی کے بعض طالب علم بعد فراغت شرک وبدعت پھیلانے میں لگ جاتے ہیں، اس کی ذمہ داری زکوۃ دہندہ پر نہیں ہے، اس کا فرض شروع میں صرف اتنا ہے کہ پہلے وہ دیکھ لے کہ اس آیت کے مصداق ہیں یا نہیں۔ واللہ اعلم (١٢ جمادی الآخر ١٣٦٣ھ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ٤٧٨)

فتاویٰ علمائے حدیث